

## 1 معاشی صورتحال

### 1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 10ء کے ابتدائی مہینوں میں معاشی استحکام کی بحالی کے امکانات روشن ہوئے۔ م س 09ء کے آخری مہینوں میں زیادہ تر اہم اظہاریوں میں جوشت رجحانات شروع ہوئے تھے وہ رواں سال جاری رہے۔

زرعی اور صنعتی شعبے کے بارے میں دستیاب اعداد و شمار م س 10ء کے دوران معاشی نمو میں کسی حد تک بہتری کی توقعات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ م س 10ء کی خریف (اپریل تا اکتوبر 2009ء) کے کٹائی کے موسم میں اہم فصلوں کی کارکردگی توقعات سے کم تھی تاہم بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کا شعبہ، مارچ 2009ء میں 20.6 فیصد سال بسال کی بعد خاصا بحال ہوا ہے (دیکھئے جدول 1.1)۔ اسی طرح گرانی میں نمایاں کمی، اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کے حد میں رہنے، بیرونی عدم توازن میں واضح سکڑاؤ، روپے اور ڈالر کی پیرٹی میں استحکام اور نرم ہوتے ہوئے زری موقوف، سب سے معاشی استحکام کو تقویت ملنے کا امکان ہے۔ تاہم تجارت کے مجموعی حجم میں کمی، ٹیکسوں کی معمولی نمو، توقع سے کم وصولیوں کے خطرے اور خاص طور پر مالیاتی خسارے میں اضافے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو بہتری آئی ہے وہ غیر یقینی ہے اور بحالی کو بدستور خطرہ لاحق ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے				
م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء		
شرح نمو (فیصد)				
-0.7	-6.0	7.3	جولائی تا ستمبر	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
-7.4	12.0	6.5	جولائی تا نومبر	برآمدات (ایف او بی)
-23.0	16.4	18.4	جولائی تا نومبر	درآمدات (سی آئی ایف)
0.6	27.7	11.6	جولائی تا ستمبر	ٹیکس حاصل (ایف بی آر)
14.6	19.1	7.6	نومبر	صاف گرانی (12 حرکت پذیر)
0.9	4.4	5.8	جولائی تا 5 دسمبر	نئی شعبے کا قرضہ
4.2	0.6	4.8	جولائی تا 5 دسمبر	رسد زر (زر 2)
ارب امریکی ڈالر				
13.7	9.1	15.7	آخر نومبر	مجموعی سیال ذخائر <sup>1</sup>
3.8	2.9	2.6	جولائی تا نومبر	ترسیلات زر
1.1	1.4	2.1	جولائی تا نومبر	خالص بیرونی سرمایہ کاری
جی ڈی پی کی فیصد <sup>2</sup>				
1.5	1.1	1.5	جولائی تا ستمبر	مالیاتی خسارہ
3.1	5.3	4.4	جولائی تا نومبر	تجارتی خسارہ
0.8	4.4	2.9	جولائی تا نومبر	جاری حسابات کا خسارہ
<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں۔				
<sup>2</sup> نصب نما میں پورے سال کے جی ڈی پی پر مبنی۔ م س 10ء کے لیے پورے سال کا تخمینہ شدہ استعمال کیا گیا ہے۔				

ملک کے اندر شدت پسندوں کے خلاف جنگ کی صورتحال اور کمزور بین الاقوامی طلب کے پیش نظر ممکنہ پالیسی اقدامات محدود ہیں، بالخصوص ملک کے شمالی علاقوں میں شدت پسندوں کے خلاف فوجی کارروائیوں سے وفاقی بجٹ کے اخراجات پر مزید دباؤ بڑھا ہے۔ اس طرح کے صوابدیدی حکومتی اخراجات کا روکنا بہت مشکل ہوتا ہے بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مجموعی طلب میں معمولی بحالی کسی حد تک اسی مالیاتی موقف کی بنا پر آئی ہے جس سے کاروبار کو سہارا ملا ہے اور صارفین کا اعتماد بہتر ہوا ہے۔ کاروباری اداروں کا اعتماد عالمی معیشت میں بحالی کے اشارات سے بھی بڑھا ہے اور برآمدی امکانات تھوڑے بہتر ہو گئے ہیں۔ بہر حال بڑھتے ہوئے مالیاتی عدم توازن اور نیم مالیاتی سرگرمیوں نے معاشی استحکام کو درپیش خطرات میں اضافہ کر دیا ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی رقوم کی نمو کے حد میں رہنے اور مرکزی بینک سے قرض گیری کو محدود کیے جانے سے حکومت کی کمرشل بینکوں سے درکار مالکاری کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے۔ اسے صحیح تناظر میں دیکھا جائے تو جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران زرو سچ میں 4.2 فیصد سال بہ تاریخ اضافہ (گذشتہ برس صرف 0.6 فیصد سال بہ تاریخ اضافہ ہوا تھا) مالیاتی اور نیم مالیاتی سرگرمیوں کی بنا پر ہوا ہے۔ اس کے برخلاف اسی عرصے میں نجی شعبے کے قرضے کی نمو محض 0.9 فیصد سال بہ تاریخ رہی ہے۔

قرضے کی کمزور نجی طلب اور بینکوں کے خطرے سے گریز کے رویے نے حکومت کو موقع فراہم کیا کہ نجی شعبے کی سرگرمیوں کو متاثر کیے بغیر م س 10ء کے دوران اپنے بڑھے ہوئے اخراجات پورے کر سکے۔ اب اس امر کے شواہد ہیں کہ یہ گنجائش زیادہ عرصہ نہیں چل سکے گی۔ مسلسل بڑھی ہوئی مالیاتی ضروریات منڈی کی سیالیت، سود کی شرحوں اور نجی شعبے کو قرضے پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہیں، جس سے مرکزی بینک پالیسی ریٹ میں مزید کمی سے قاصر رہے گا۔ مالیاتی مہینہ جاری رہنے سے درآمد شدہ گرانے میں اضافہ بھی متوقع ہے جس سے ملکی قیمتوں کے دوبارہ سراہارنے کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

اگرچہ اکتوبر 2009ء میں عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت گر کر 8.9 فیصد سال بسال (جو پچھلے 26 مہینوں کی کمترین سطح ہے) ہو گئی، تاہم اگلے مہینے یہ پھر 10.5 فیصد پر آ گئی۔ اسی طرح گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں نومبر 2009ء میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا اور وہ گذشتہ ماہ کے 3.8 فیصد سال بسال سے بڑھ کر 12.5 فیصد ہو گئی۔ یہ اہم اظہار یہ ہے اس لیے اس سے معیشت میں بڑھتے ہوئے دباؤ کا پتہ چلتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو ان عوامل سے بھی تقویت ملتی ہے: (الف) حالیہ مہینوں میں گرانے بلحاظ حساس قیمت اظہار یہ میں اضافہ، (ب) قوزی گرانے کا مسلسل بلند سطح پر رہنا، نیز (ج) ماہ بہ ماہ بنیاد پر طویل عرصے تک گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا بلند رہنا۔

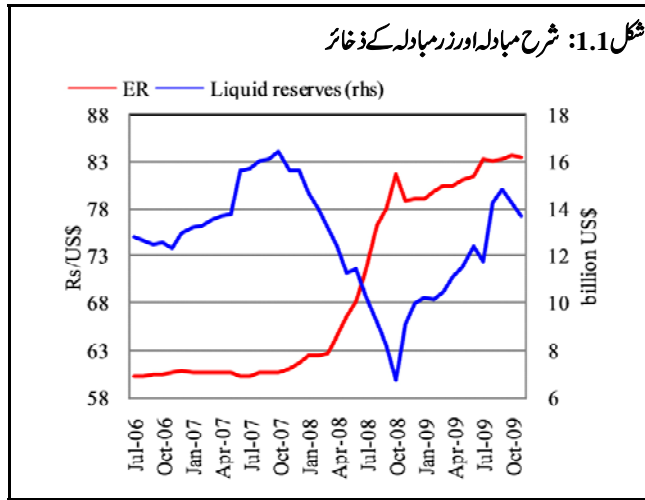
حقیقت یہ ہے کہ یہ تنگ سیالیت اور گرانے کے دباؤ کے دوبارہ سراہارنے کے خطرات ہی کا مشترکہ اثر تھا جس کی بنا پر زری پالیسی نرم کرنے میں احتیاط برتی گئی۔ مثال کے طور پر نومبر 2009ء میں جب مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ 50 بیس پوائنٹس گھٹایا تو یہ کمی منڈی کی توقعات کے مطابق نہ تھی۔ منڈی 100 بی پی ایس کمی کی توقع کر رہی تھی کیونکہ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران عمومی گرانے تیزی سے گری تھی اور جاری حسابات کا خسارہ خاصا کم (83.9 فیصد سال بسال کمی) ہو گیا تھا۔

بہر کیف نومبر 2009ء میں گرانے کے رجحانات کی ظاہری رجعت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی احتیاط جائز معلوم ہوتی ہے۔ مزید برآں مرکزی بینک کی پیش گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ اجناس کے بلند ترین بین الاقوامی نرخوں اور توقع سے کم بیرونی وصولیوں کی وجہ سے م س 10ء کی دوسری ششماہی میں گرانے میں اضافے کا رجحان جاری رہ سکتا ہے۔ جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں کمی ترسیلات

زر کی مستحکم نمو اور درآمدات میں کمی (جس سے درآمدات کی کمی کا اثر زائل ہو گیا) کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ یہ بہتری م س 10ء کے بقیہ مہینوں میں قائم نہ رہے۔ خاص طور پر ملکی اشیا سازی کی بحالی اور اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی بنا پر آنے والے مہینوں میں درآمدی طلب کے آئندہ بڑھنے کا امکان ہے۔ ساتھ ہی یہ علامات ہیں کہ اسی مدت میں بعض اہم برآمدات (بامستی چاول، سیمنٹ وغیرہ) کی نمو کم ہو سکتی ہے۔

اسی طرح ترسیلات زر میں نمایاں بہتری کے اسباب ابھی تک غیر واضح ہیں اور اس رجحان کی پائیداری کے بارے میں سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ بعض تجزیہ کاروں نے اس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ یہ نمو زیادہ تر ان افراد کی جانب سے رقوم کی یکبارگی منتقلی کی بنا پر ہوئی ہے جو معاشی بحران کے بعد مشرق وسطیٰ، امریکہ اور یورپ میں روزگار سے محروم ہوئے۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ بعض مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف اقدامات کے باعث یہ ساختی تبدیلی رونما ہوئی ہو۔ اگر ایسا ہے تو سرکاری طریقوں سے ترسیلات زر لانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے یہ مثبت رجحان تقویت پا سکتا ہے۔

مالی سال 10ء کے لیے متوقع جاری حسابات میں اس بہتری کے باوجود پاکستان کے جاری حسابات کی پوزیشن کمزور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیرون ملک سے کم آمد رقوم کی بنا پر جاری حسابات کا کم خسارہ بھی پورا کرنا بہت مشکل ہے۔ جولائی تا اکتوبر م س 10ء کے دوران ملک میں آنے



والی مجموعی سرمایہ کاری پہلے ہی سال بسال 15.5 فیصد کم ہو چکی ہے اور عالمی قرضہ منڈیوں تک رسائی سخت دشوار ہے (خصوصاً دہی ورلڈ کی قرضے کی ری اسٹرکچرنگ درخواست کے بعد)۔ اس فضا میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو بہتر بنانے اور روپے کی قدر میں کمی کو قابو کرنے کے لیے آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی اریجنٹ کی بنیادی اہمیت رہی ہے (دیکھئے شکل 1.1)۔ یہ مجموعی معاشی استحکام کے حوالے سے اہم کامیابیاں ہیں لیکن ان کامیابیوں کو برقرار رکھنا اور

معاشی بحالی کے تسلسل کو یقینی بنانا م س 10ء کے باقی مہینوں میں دشوار رہے گا۔

## 1.2 مستقبل کے امکانات

اسٹیٹ بینک کے تخمینے کے مطابق م س 10ء میں جی ڈی پی نمو 3.3 فیصد کے سالانہ ہدف کے قریب رہے گی جو م س 09ء کی 2 فیصد نمو سے کچھ زیادہ ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ اس نمو کا بڑا محرک شعبہ خدمات سے آنے کی توقع ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبے کے اندر صنعتی پیداوار زراعت کی کمزوری کی بنا پر جزواً غیر مؤثر ہونے کا امکان ہے۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیاں			
مالی سال 10ء		مالی سال 09ء	
اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں	سالانہ منصوبے کے اہداف		
شرح نمو فیصد میں			
2.5 - 3.5	3.3	2.0	جی ڈی پی
10.0 - 12.0	9.0	20.8	اوسط گرانی
11.0 - 12.0	-	9.6	زری اثاثے (زرر)
ارب امریکی ڈالر			
7.8 - 8.8	7.0	7.8	کارکنوں کی ترسیلات
18.5 - 19.0	19.9	19.2	برآمدات (بی او پی، ایف او پی)
30.5 - 31.0	28.7	31.7	درآمدات (بی او پی، ایف او پی)
فیصد جی ڈی پی			
4.7 - 5.2	4.9	5.2	مالیاتی خسارہ
3.7 - 4.7	5.3	5.3	جاری حسابات کا خسارہ
نوٹ: مالیاتی و جاری حسابات کے خسارے کے جی ڈی پی کے ساتھ تناسب کے اہداف م 10ء کے بجٹ میں دی گئی نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ پیش گوئیاں سال کے تخمین شدہ (بلندتر) نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			

اسی طرح جاری حسابات کا خسارہ پچھلے سال کی نسبت م 10ء میں مزید بہتر ہونے کی امید ہے، گوکہ اشیا سازی کی جانب سے درآمدی طلب کی کچھ متوقع بحالی اور بڑھتی ہوئے اجناس کی قیمتیں بہتری کے اس عمل کو محدود کر سکتی ہیں۔

بہر حال ہر چند کہ م 10ء کے دوران اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت م 09ء کے مقابلے میں خاصی کم ہونے کی توقع ہے مگر یہ 9 فیصد سالانہ کے ہدف سے زیادہ ہی رہے گی۔ گرانی کے دباؤ میں متوقع اضافے کی اہم وجوہات میں تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کی بنا پر ایندھن کے نرخوں میں اضافہ اور بجلی کی زراعت میں کٹوتی شامل ہیں۔

حکومت بجٹ خسارے کے حوالے سے ایس بی اے کے سہ ماہی اہداف حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاہم شدت پسندوں کے خلاف مہم میں تیزی کی وجہ سے پیدا ہونے والے غیر معمولی حالات کے پیش نظر ان اہداف کا حصول آسان نہ ہوگا کیونکہ دفاع اور بے گھر افراد کی آباد کاری پر بھاری اخراجات ہو رہے ہیں۔ جنگ کی بالواسطہ لاگت ٹیکس محاصل کی کمزور نمو بھی ہے کیونکہ امن وامان کے حالات غیر یقینی ہونے کی بنا پر صنعتی اور تجارتی سرگرمیاں (جو سب سے زیادہ مالیاتی محاصل لاتی ہیں) ماند ہیں۔

چنانچہ معیشت کا بڑا چیلنج ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب بہتر بنانا ہے۔ جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران ٹیکس محاصل میں 0.6 فیصد سال بسال اضافہ تشویش کا باعث ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پاکستان کا ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب جو م 09ء میں پہلے ہی 9.8 فیصد کی کم سطح پر تھا مزید گر جائے گا۔ معیشت میں دوسری جنریشن کی ساختی اصلاحات کی ضرورت کے پیش نظر فیڈرل بیورو آف ریونیو کی استعداد مضبوط بنانا،

دستاویزیت بڑھانا، استثنائات کو کم کرنا، مختلف ذرائع سے ہونے والی آمدنی سے مساوی برتاؤ کرنا اور جامع ویلیو ایڈڈ ٹیکس کے نفاذ کو تیز کرنا ضروری ہے۔ سرکاری مالیات کی ایک اور دشواری حکومت کے ہنگامی واجبات کی بڑھتی ہوئی سطح ہے۔ خاص طور پر شعبہ توانائی کے گردشی قرضوں کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا ہے اور اجناس کی خرید و فروخت کے لیے حکومتی قرضوں کی م 10 س 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران متوقع موسمی واپسی شروع نہیں ہوئی ہے۔ چونکہ ان قرضوں کا بڑا حصہ ٹی سی پی اور پاسکونے لیا ہے اس لیے ایک اور گردشی قرضے کا مسئلہ پیدا ہونے سے پہلے اس کا تصفیہ ضروری ہے۔<sup>1</sup>

یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اجناس کی خرید و فروخت / مالکاری میں حکومت کی ضرورت سے زیادہ شمولیت اور منڈی کی قیمتوں کے تعین میں مداخلت منفی نتائج پیدا کر سکتی ہے اور اس سے گریز کرنا چاہیے۔ منڈی میں خرابی کی صورتوں سے نمٹنے کا بہترین طریقہ مؤثر اصلاحات اور مسابقتی کمیشن پاکستان جیسے اداروں کو مستحکم کرنا ہے۔

### 1.3 خلاصہ 1.3.1 حقیقی شعبہ

#### زراعت

ابتدائی تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ م 10 س 10ء میں خریف فصلوں کی کارکردگی گزشتہ سال کے مقابلے میں کمزور رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ بوائی کے وقت پانی کی قلت ہے اور زیادہ اہم بات کاشتکاروں کو گزشتہ خریف فصلوں کے مقابلے میں کچھ فصلوں پر ملنے والی رقم پر مایوسی ہے جو چاول اور گنے کی کاشت کے رقبوں میں کمی سے ظاہر ہے۔ مؤخر الذکر کی نشاندہی چاول اور گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی سے بھی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس م 10 س 10ء خریف موسم کے دوران مناسب نرخ کے باعث کپاس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے۔ کپاس کی قیمتیں اس وقت ریکارڈ بلندی پر ہیں۔

دوسری طرف گندم کی اعلان شدہ امدادی قیمت رینج کی فصل کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ تاہم اس کا امکان ذرا کم ہے کہ گندم سے نمویں کوئی خاص اضافہ ہوگا کیونکہ اس کی بیس پہلے ہی بلند ہے۔ خریف کی پیداوار کم ہونے کے ابتدائی اشاروں، رینج کی فصل میں گنجائش کے خاتمے اور غیر فارم زرعی قرضے کی کمی کی وجہ سے گلہ بانی کی غیر یقینی صورتحال سے یہ خطرہ بڑھ گیا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران شعبہ زراعت کی مجموعی کارکردگی کمزور رہے گی۔

<sup>1</sup> م 09ء میں گندم کی خریداری 9 ملین ٹن سے زائد تھی۔ یہ 7 ملین کے ہدف سے خاصی زیادہ ہے، جو پچھلے سال کی درآمدات کے موجودہ اسٹاک کے علاوہ تھی۔ نتیجے کے طور پر صوبائی حکومتوں اور ایجنسیوں کے پاس گندم کا اسٹاک وافر ہے جو زیادہ تر ذخیرے کی کافی سہولتوں کے بغیر ہے۔ اس سے اہم خطرات جنم لیتے ہیں: (الف) گندم کی خاصی کم عالمی قیمتوں کے پیش نظر ملکی منڈی میں سستی گندم کی اسٹاکنگ ہو سکتی ہے، (ب) بارشوں کی صورت میں نمایاں نقصانات ہو سکتے ہیں، اور (ج) گندم کے حکومتی اسٹاک کا استعمال توقع سے خاصا کم ہو سکتا ہے۔ ان تمام خطرات سے بینکاری شعبے کی سیالیت کے حوالے سے تشویش پیدا ہوتی ہے۔

### بڑے پیمانے کی اشیا سازی

جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کچھ بحالی ہوئی اور اشیا سازی کا اشاریہ 0.7 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 5.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اس کا سبب زری پالیسی میں بتدریج نرمی اور مالیاتی اعانت ہے۔

تاہم متعدد ساختی مسائل کی بنا پر بحالی کمزور اور منتشر رہی: (الف) جنگ کے اعداد و شمار مستحکم رہے تاہم لنٹ اور دھاگے کی برآمدات زیادہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ قدر اضافی کی حامل صنعتیں خام مال کی کمی کا شکار رہیں جس سے ٹیکسٹائل کی مجموعی نمونی ہوگئی، (ب) گاڑیوں اور ایندھن دونوں کی قیمتیں کم ہونے کے بعد گاڑیوں کی فروخت کے امکانات سازگار تھے تاہم غیر تصفیہ شدہ گردش قرضے کی بنا پر ریفائینری کی پیداوار کم ہوگئی، (ج) سیمنٹ کی ملکی فروخت متاثر کن رہنے کی امید ہے کیونکہ تعمیراتی سرگرمیوں میں بحالی دیکھنے میں آئی ہے، تعمیراتی سامان (بلٹس اور کواٹلز) کی پیداوار اور اکتوبر 2009ء میں فولاد کی درآمد کی سال نموبلند رہی ہے۔ اس کے باوجود درآمد کرنے والے ممالک میں استعداد بڑھنے نیز افغانستان اور خلیج میں تعمیراتی شعبے کی سست رفتاری کے پیش نظر برآمدات کے امکانات اچھے نہیں۔

اس طرح کی غیر متوازن ملکی بحالی، عالمی نرخوں میں متوقع اضافے کے ساتھ توانائی کی ملکی لاگت بڑھنے اور مالی اداروں کی جانب سے امداد میں کمی کی بنا پر س 10ء میں صنعتوں کا مستقبل غیر یقینی دکھائی دیتا ہے۔

### 1.3.2 قیمتیں

مالی سال 2010ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں ملکی گرانی کا دباؤ خاصا کم ہوا۔ صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یہ کے لحاظ سے گرانی میں کمی آئی۔ نومبر 2009ء کے دوران گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال کم ہو کر 10.5 فیصد ہوگئی۔ اکتوبر 2009ء کے دوران یہ گزشتہ 21 ماہ میں پہلی بار یک ہندسی (8.9 فیصد) ہوئی تھی۔ نومبر کے دوران گرانی میں اضافہ زیادہ تر عیدالاضحیٰ کے موقع پر غذائی قیمتوں کی بنا پر ہوا تاہم گرانی میں کمی کا موجودہ عمل ان عوامل پر مشتمل ہے: (الف) بیشتر اہم غذائی اشیا (سوائے شکر کے) کی رسد میں بہتری، (ب) حکومت کی جانب سے مالیاتی خسارے پر روک، (ج) سخت مالیاتی موقف کا مؤثر اثر، اور (د) درآمد شدہ گرانی میں کمی۔

تاہم ماہانہ گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال) میں تغیر پذیری سے گرانی میں کمی کے رجحان کی پائیداری کے حوالے سے تشویش پیدا ہوتی ہے خصوصاً مالی سال کی دوسری ششماہی میں۔ گرانی کے دباؤ کا دوبارہ سرا بھارنا قوزی گرانی کی بلند سطح سے بھی ظاہر ہے۔ قوزی گرانی کے دونوں اظہار یہ، غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط، م 09ء کی دوسری ششماہی سے کم ہوتے رہنے کے باوجود، بلند سطح پر ہیں۔ قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں کی بلندی کی ایک وجہ اشاریہ کرایہ مکان میں دو ہندسی اضافہ ہے حالانکہ جون 2009ء سے اس میں کچھ اعتدال ہے۔ اشاریہ کرایہ مکان کا وزن غیر غذائی غیر توانائی میں 46 فیصد اور تراشیدہ اوسط میں 29 فیصد ہے چنانچہ قوزی گرانی میں کمی کی رفتار عمومی گرانی کی نسبت آہستہ ہے۔

مزید برآں امکان ہے کہ اجناس خصوصاً خام تیل، دھاتوں اور بعض غذائی اشیا (چاول، چینی) کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان معیشت میں گرانی کے دباؤ کو بڑھائے گا۔ غذائی اجناس کی بلند تر گرانی کا خطرہ بھارت میں بارشیں کم ہونے کی وجہ سے بھی پیدا ہوا ہے جس کے ملکی نرخوں پر منفی اثرات پڑیں گے۔

### 1.3.3 زراور بینکاری

مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی میں بتدریج زری کا سلسلہ جاری رکھا اور دوسرا حل میں پالیسی ریٹ 150 بیس پوائنٹس کم کیا۔<sup>2</sup> اپریل 2009ء سے شروع کی جانے والی زری زری کے عمل میں اب تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 250 بیس پوائنٹس کی کمی ہو چکی ہے۔ ان پالیسی اقدامات کو طلب کے دباؤ میں نمایاں کمی سے مدد ملی، مثال کے طور پر عمومی گرانی کا نومبر 2008ء کی 24.7 فیصد بلند سطح سے نومبر 2009ء میں 10.5 فیصد کی پست سطح پر آنا، درآمدات کی سال ب سال نمو کا مسلسل گرنا (خصوصاً جولائی تا نومبر م 10ء میں درآمدی حجم کی منفی نمو) اور نجی شعبے کے قرضے کی توسیع کی کمی۔

گرانی کے پست سطح پر آنے کی وسعت اور رفتار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سخت زری پالیسی اور مالیاتی خسارے کی تسلیک کو محدود کرنے سے اضافی طلب کا دباؤ خاصاً کم ہو گیا۔ یہ دباؤ گزشتہ تین برسوں سے معیشت کو نقصان پہنچا رہا تھا۔ گرانی کی شرح میں کمی کو مکمل طور پر درآمدی گرانی کی پست سطح<sup>3</sup> اور اہم غذائی اجناس کی ملکی پیداوار میں بہتری سے بھی فائدہ پہنچا ہے۔

تاہم م 10ء کی پہلی سہ ماہی میں توسیعی مالیاتی موقف (خسارہ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی کے 137.7 ارب روپے کے مقابلے میں بڑھ کر 223.7 ارب روپے تک پہنچ گیا) کے کچھ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر:

1: خسارے کے ایک حصے کو آئی ایم ایف سے ملنے والے برج فنانس قرضے سے پورا کیا گیا۔ یہ قرضہ بھی گرانی پر کم و بیش خسارے کی تسلیک جیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

2: خسارے کی روپے میں قدر کی لمبی چھلانگ اور اسٹیٹ بینک کی مالکاری پر انحصار کی پست سطح کا مطلب تھا کہ حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے۔ جولائی تا 5 دسمبر مالی سال 10ء کے دوران جدولی بینکوں سے خالص میزانیہ قرض گیری 166 ارب روپے رہی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 67 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔

3: حکومتی شعبے کی بلند طلب اور امانتوں کی پست نمو اب نجی شعبے میں اضافی اکتشاف لینے کے حوالے سے بینکوں کی صلاحیت اور آمدگی کو متاثر کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نجی سرمایہ کاری کے سکڑنے کا خطرہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔

ان مسائل کے ساتھ ساتھ گزشتہ قرضوں کی مالکاری اور بعض سرکاری ایجنسیوں کی جانب سے قرض گیری اور اجناس کی لین دین کے لیے حکومتی قرض گیری جیسی نیم مالیاتی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ بھی کافی مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔

<sup>2</sup> پالیسی ریٹ میں اگست 2009ء میں 100 بیس پوائنٹس کی کوئی کمی گئی، پھر نومبر 2009ء میں 50 بیس پوائنٹس کم کیے گئے۔  
<sup>3</sup> اس کی وجہ م 10ء میں روپے کا کسی قدر استحکام اور اجناس کی کم عالمی قیمتیں تھیں۔

جہاں تک زری مجموعوں کا تعلق ہے زرر 2 کی سال بسال نموا پر 2009ء میں آٹھ فیصد کی پست ترین سطح پر پہنچنے کے بعد 5 دسمبر 2009ء کو 13.4 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بہتری بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں سال بسال اضافے کے نتیجے میں آئی ہے کیونکہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے اواخر نومبر 2009ء تک نمایاں طور پر کم ہوئے تھے۔ بینکوں کی جانب سے امانتیں جمع کرنے کے عمل میں کچھ بحالی دیکھنے میں آئی ہے۔ مجموعی طور پر جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران امانتوں میں 0.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال امانتیں 3.8 فیصد کم ہوئی تھیں۔

#### 1.3.4 مالیاتی صورتحال

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار کے مطابق مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کی سالانہ پیش گوئی کے 1.5 فیصد تک رہا جس سے جی ڈی پی کے سالانہ 4.9 فیصد ہدف کو حاصل کرنے کے متعلق خدشات بڑھ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مقررہ ہدف سے تجاوز کا اہم سبب اخراجات (مثلاً سرکاری تنخواہوں میں اضافہ، انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے اخراجات کا بڑھنا) میں غیر متوقع اضافہ اور بعض محصولات کی وصولیوں کا موخر ہونا ہے۔ اگر ان عوامل کو خارج کر دیا جائے تو سہ ماہی مالیاتی خسارہ م س 10ء کی پہلی سہ ماہی کے 1.2 فیصد کے ہدف سے کم ہونا چاہیے۔

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی وصولیوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے جس میں بڑا حصہ غیر ٹیکس محاصل کا ہے، جو تشویش کا باعث ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر ٹیکس محاصل میں تیزی سے اضافے کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی اور مالیاتی سال کی ہر سہ ماہی میں اس کا تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اسٹیٹ بینک اپنے منافع میں سے 70 ارب روپے حکومت کو منتقل نہ کرتا تو غیر ٹیکس محاصل کم ہو کر 47.8 ارب روپے کی سطح پر آجاتے۔

مالیاتی خسارے میں تیزی سے نمو کے باوجود اس کی ملکی ذرائع سے مالکاری میں معتدل اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس کی وجہ خالص بیرونی مالکاری میں نمایاں اضافہ ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت مرکزی بینک سے انتہائی گرانہ کی حامل قرض گیری پر انحصار کو کم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔

حکومت کے لیے راستے کا انتخاب کرنا بہت مشکل ہے۔ ایک جانب اس پر سماجی شعبے میں اخراجات بڑھانے اور انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے خاصا دباؤ ہے جبکہ انسداد دہشت گردی کی مہم پر آنے والی لاگت بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب کمزور معیشت نے موجودہ ٹیکس بنیاد سے محصولات کو بڑھانے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری خدمات کی فراہمی کی خاطر ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

#### 1.3.5 بیرونی شعبہ

##### توازن ادائیگی

م س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کے بیرونی حسابات میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی بہتری آئی۔ یہ بہتری جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں سکڑاؤ اور مالی کھاتے کی فاضل رقم دونوں کی وجہ سے آئی۔



جاری حسابات کے تمام اجزاء میں بہتری ریکارڈ کی گئی تاہم سب سے زیادہ فرق تجارتی کھاتے کے خسارے میں سکڑاؤ کی وجہ سے آیا۔ تجارتی کھاتے، خدمات اور آمدنی کے کھاتے کے خسارے میں بھی نمایاں کمی آئی جس سے معاشی سرگرمیوں میں سستی کی عکاسی ہوتی ہے۔ دوسری جانب جاری منتقلی مستحکم رہی اور اس میں کارکنوں کی ترسیلات نیز دیگر قسم کی منتقلی کی وجہ سے 43.9 فیصد اضافہ ہوا۔

مالی شعبے میں بھی نمایاں بہتری ریکارڈ کی گئی اور جولائی تا نومبر 10ء کے دوران مالی کھاتے کی فاضل رقم 34.9 فیصد بڑھ گئی۔ یہ بہتری زیادہ تر عالمی مالی اداروں کی جانب سے اضافی مالی رقوم کی بنا پر تھی۔ اگرچہ خالص بیرونی سرمایہ کاری 22.4 فیصد کم ہوئی تاہم خالص جزدانی سرمایہ کاری مثبت رہی اور جولائی تا نومبر کے دوران اس میں 301 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 182 ملین ڈالر کی کمی ہوئی تھی۔ دوسری طرف بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بحالی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیے اور وہ زیر بحث مدت کے دوران 52.3 فیصد کم ہو گئی۔

مجموعی بیرونی کھاتے میں بہتری کے نتیجے میں پاکستان اپنے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے میں کامیاب رہا۔ یہ ذخائر آخر نومبر 2009ء تک 14.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ بازار مبادلہ میں بھی قدرے استحکام نظر آیا اور جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران شرح مبادلہ میں صرف 2.6 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 13.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔

#### تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران پاکستان کا تجارتی کھاتہ 37.6 فیصد سال بسال گھٹ گیا جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں اس میں 20.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تجارتی خسارے کے گھٹنے کی وجہ صرف درآمدی بل میں 23 فیصد سال بسال کمی تھی کیونکہ برآمدات مسلسل گرتی رہیں اور ان میں 7.4 فیصد سال بسال کمی آئی۔

درآمدات میں کمی کا سبب طلب کا محدود رہنا، بعض اجناس (گندم اور کپاس) کی بہتر ملکی پیداوار نیز اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی تھی۔ ان میں سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کا اثر سب سے زیادہ تھا۔

درآمدات کی طرح برآمدات میں کمی بھی وسیع البینا تھی۔ تمام اہم زمروں بشمول غذا، ٹیکسٹائل، پٹرولیم نیز اشیا ساز گروپوں کی نمونہ میں یا تو پچھلے سال سے زیادہ کمی ہوئی یا پھر نمونہ ہی ہو گئی۔